Globethics Repository

Globethics

Kanz al-inabah fi manaqib sahabah 5 (Part 5)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-06-14 17:41:01
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/185307

اَلْبَابُ التَّاسِعُ:

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ

﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ

﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱/۳۸٤۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں دیکھ سکتا ہوں تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۳۸٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ بَدْرٍ: فَلَعَلَّ

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ٤/ ١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢٣، و مسلم فی الصحيح، كتاب: الامارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش، عند إرادة القتال، و بيان بيعة الرضوان تحت الشجرة، ٣/ ١٤٨٤، الرقم: ١٨٥٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٣٠٨، الرقم: ١٤٣٥٢، والشافعی فی المسند، ١/ ٢١٧، و أبوعوانة فی المسند، ٤/ ٣٠١، الرقم: ٦٨١٨، والبيهقی فی السنن الكبری، ٥/ ٢٣٥، الرقم: ٩٩٨١، والخراسانی فی كتاب السنن، ٢/ ٣٦٧، الرقم: ٢٨٨٥، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/ ٣٨٥، الرقم: ٣٦٨٤٩۔

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: فضل مَن شَهِدَ بدراً، ٤/ ١٤٦٣، الرقم: ٣٧٦٢، و فی كتاب: الجهاد، باب: الجاسوس، ٣/ ١٠٩٥، الرقم: ٢٨٤٥، و فی كتاب: المغازی، باب: وَمَا ←

اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابِ بدر کے لئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بیشک تمہارے لئے جنت لازم ہوگئی ہے یا فرمایا: میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨٦/ ٣. عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ وَ كَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ قَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَ كَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ وَ لَفْظُهُمَا: فَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ مَنْ شَهِدَ

..... بَعَثَ بِهِ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بلتعة إلى أهل مكة يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤/ ١٥٥٧، الرقم: ٤٠٢٥، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر رضی اللہ عنہم، وقصة حاطب بن أبي بلتعة رضی اللہ عنہ، ٤/ ١٩٤١، الرقم: ٢٤٩٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ومن سورة الممتحنة، ٥/ ٤٠٩، الرقم: ٣٣٠٥، والدارمى فى السنن، ٢/ ٤٠٤، الرقم: ٢٧٦١.

الحديث رقم٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازى، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/ ١٤٨٧، الرقم: ٣٧٧١، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/ ٥٦، الرقم: ١٦٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣: ٤٦٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٣٦٤، الرقم: ٣٦٧٢٥-٣٦٧٢٩، ٣٦٧٣١، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٢٩١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/ ٤٥١، الرقم: ٦٢٢٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/ ٢٤، الرقم: ٥٨.

بَدْرًا فِيكُمْ؟ قَالُوا: خِيَارَنَا، قَالَ: كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا، خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.

''حضرت رفاعہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ جو کہ اہل بدر میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا، حضرت جبرائیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا اور امام ابن ماجہ اور احمد کے الفاظ یوں ہیں کہ جبرائیل امین نے دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے بہترین لوگوں میں سے ہیں، حضرت جبرائیل نے کہا اسی طرح وہ فرشتے (جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی) ہمارے نزدیک بہترین فرشتوں میں سے ہیں۔''

٣٨٧/ ٤۔ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ وَ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ترجیح دیتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٨٨/ ٥۔ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرًا، ٤/ ١٤٧٥، الرقم: ٣٧٩٧، والخطيب التبريزي في المشكاة، ٢/ ٤٥٧، الرقم: ٢٦٢٥۔

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/ ١٤٦٩، الرقم: ٣٧٧٩، و في كتاب: النكاح، باب: ←

النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِکَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَومَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَ فِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقُولِي هٰكَذَا وَ قُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَة.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شب زفاف کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ (راوی) بیٹھے ہیں اس وقت کچھ لڑکیاں دف بجا کر جنگ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخرکار ایک لڑکی نے کہا ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔‘‘ اسی حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٨٩ / ٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ

...... ضرب الدف في النكاح والوليمة، ٥ / ١٩٧٦، الرقم: ٤٨٥٢، والترمذي في السنن، كتاب: النكاح عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إعلان النكاح، ٣ / ٣٩٩، الرقم: ١٠٩٠، و أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في النهي عن الغناء، ٤ / ٢٨١، الرقم: ٤٩٢٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ١ / ٦١١، الرقم: ١٨٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٣ / ٣٣٢، الرقم: ٥٥٦٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٣٥٩-٣٦٠، الرقم: ٢٧٠٦٦، ٢٧٠٧٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٣ / ١٨٩، الرقم: ٥٨٧٨.

الحديث رقم٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ــــ

يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَ تَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دست مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مارکر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے پیا اور وضو بھی کرلیا اور (سالم کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک

------- علامات النبوة فی الإسلام، ٣/ ١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، و فی کتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ٤/ ١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفی کتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/ ٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/ ١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة فی الصحيح، ١/ ٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/ ٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمی فی السنن، ١/ ٢١، الرقم: ٢٧، وأبويعلى فی المسند، ٤/ ٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/ ٢٧٢، وابن الجعد فی المسند، ١/ ٢٩، الرقم: ٨٢.

لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٩٠/ ٧۔ عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَ مَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا، وَ رَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٩١/ ٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: وَبَعَثَ قُرَيْشٌ

الحديث رقم٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/ ١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤.

الحديث رقم٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكْوَان، وبِئْر مَعُونَة، ٤/ ١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفی كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ وَمَن رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عند القتل، ٣/ ١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٥/ ٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٤/ ٢٢١، الرقم: ٤١٩١، ←

إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيءٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفارِ قریش نے ایک دستہ کو شناخت کے لئے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں ان کے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔ سو (اس دستہ کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہوسکے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٣٩٢/ ٩۔ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ رضي الله عنها: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

...... واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/ ١٠١، الرقم: ٥٣، والعسقلانى فى فتح البارى، ٧/ ٣٨٤، وابن عبد البر فى الإستيعاب، ٢/ ٧٧٩، الرقم: ١٣٠٥، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ٧٨۔

الحديث رقم٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أصحاب الشجرة أهل بيعة الرضوان ﷺ، ٤/ ١٩٤٢، الرقم: ٢٤٩٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل من بايع تحت الشجرة، ٥/ ٦٩٥، الرقم: ٣٨٦٠، و قال: هذا حديث حسن صحيح، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/ ٢١٣، الرقم: ٤٦٥٣، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر البعث، ٢/ ١٤٣١، الرقم: ٤٢٨١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٩٥، ٤٦٤، الرقم: ١١٥٠٧، ١١٣٢١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٥٠، الرقم: ١٤٨٢٠، ٦/ ٢٦٥، الرقم: ٢٦٤٨٣، ٢٧٠٨٧، ٢٧٤٠٢، ←

عِنْدَ حَفْصَةَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوا تَحْتَهَا...... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ كِلَاهُمَا عَنْ جَابِرٍ ﷺ وَابْنُ مَاجَة وَ لَفْظُهُ: عَنْ حَفْصَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

’’حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص دوزخ میں داخل نہیں ہو گا...... الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام ابوداود نے اس حدیث کو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں شمولیت کرنے والے صحابہ میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔‘‘

٣٩٣/ ١٠۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ: أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ

...... وابن حبان في المصنف، ١١/ ١٢٥،١٢٧، الرقم: ٤٨٠٠، ٤٨٠٢، وأبويعلى في المسند، ١٢/ ٤٧٢، الرقم: ٧٠٤٤.

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر، ٤/ ١٩٤٢، الرقم: ٢٤٩٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٥/ ٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٤، و قال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٨٠، الرقم: ٨٢٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٢٥، ٣٤٩، الرقم: ١٤٥٢٤،١٤٨١٣، و ابن أبي شيبة في ←

يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطب کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور حضرت حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! حاطب دوزخ میں داخل ہو جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی اور نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٩٤ / ١١۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

...... المصنف، ٦ / ٣٩٨، الرقم: ٣٢٣٤٨، ٣٦٧٣٠، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٣٤٠، الرقم: ٥٣٠٨، و قال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ١٨٤، الرقم: ٣٠٦٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١ / ٢٥٦، الرقم: ٣٣٣-٣٣٦۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فيمن سب أصحاب النبي ﷺ، ٥ / ٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦١، و قال: رواه البزار رجال خداش بن عياش وهو ثقة۔

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے (میرے ہاتھ پر) بیعت کی وہ ضرور بالضرور جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا (جد بن قیس منافق اپنی اونٹنی کے پہلو سے چمٹ کر لوگوں سے چھپتا پھرتا رہا اور بیعت میں شریک نہ ہوا)۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٩٥ / ١٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ شَكَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا خَالِدُ لِمَ تُؤْذِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، يَقَعُوْنَ فِيَّ فَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تُؤْذُوْا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ صَبَّهُ اللهُ عَلَى الْكُفَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خالد! تم اہل بدر میں شامل شخص کو کیوں تکلیف دیتے ہو اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو ان کے اس ایک عمل کے اجر کو نہیں پا سکتے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے مجھ سے جھگڑا کیا تھا تو میں نے انہیں جواب دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خالد کو تکلیف مت دو کیونکہ یہ اللہ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے جس کو اللہ نے کفار کے سروں پر مسلط کر رکھا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٢: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٥٦٥، الرقم: ٧٠٩١، والطبراني فی المعجم الصغير، ١ / ٣٤٨، الرقم: ٥٨٠۔

٣٩٦/ ١٣ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ مَوْلُوْدًا وُلِدَ فِي فِقْهِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً مِنْ أَهْلِ الدِّيْنِ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ وَ يَجْتَنِبُ مَعَاصِيَ اللهِ كُلَّهَا إِلَى أَنْ يُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، أَوْ يُرَدَّ إِلَى أَنْ لَا يَعْلَمُ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا لَمْ يَبْلُغْ أَحَدُكُمْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ. وَ قَالَ: إِنَّ لِلْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا لَفَضْلًا عَلَى مَنْ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے دن فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی مولود (بچہ) چالیس سال تک اہل دین کے ہاں دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اور وہ اس دوران اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور تمام گناہوں سے بچتا رہا یہاں تک کہ وہ عمر کے انتہائی آخری حصے میں پہنچ گیا یا عمر کے اس حصے کو پہنچ گیا جس میں وہ سب کچھ جاننے کے بعد وہ کچھ نہیں جانتا تھا پھر بھی تم میں سے کوئی اصحاب بدر کی اس فضیلت والی رات کو نہیں پاسکتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی انہیں ان فرشتوں پر بھی فضیلت حاصل ہے جنہوں نے اس میں شرکت نہیں کی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/ ٢٨٤، الرقم: ٤٤٣٥.

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ:

مَنَاقِبُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

فَصُلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام ﷡ کے جامع مناقب کا بیان﴾

٣٩٧ / ١۔ عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت جابر ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جنگ احزاب (سے کچھ) پہلے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر ﷛ عرض گزار ہوئے: میں (لاؤں گا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: فضل الطليعة، ٣ / ١٠٤٦، الرقم: ٢٦٩١، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة ﷡، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤ / ١٨٧٩، الرقم: ٢٤١٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الزبير بن العوام، ٥ / ٦٤٦، الرقم: ٣٧٤٤-٣٧٤٥، و قال: هذا حديث حسن صحيح، و يُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ، وابن ماجة في السنن، كتاب: المقدمة، باب: فضل الزبير، ١ / ٤٥، الرقم: ١٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٦٠، الرقم: ٨٢١١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣١٤، و في فضائل الصحابة، ٢ / ٧٣٧، الرقم: ١٢٧١-١٢٧٣، و النسائي في فضائل الصحابة، ١ / ٣٣، الرقم: ١٠٧، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٤٤، الرقم: ٦٩٨٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٧، الرقم: ٣٢١٦٧-٣٢١٦٨۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری (خاص ساتھی) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٣٩٨/ ٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ...... كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ؟ فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ، فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: فِدَاکَ أَبِي وَ أُمِّي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دنوں میں، میں اور حضرت عمر بن ابو سلمہ عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے...... فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنی قریظہ کی طرف جا کر مجھے ان کی خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ

الحديث رقم٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب الزبير بن العوام، ٣/ ١٣٦٢، الرقم: ٣٥١٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/ ١٨٧٩، الرقم: ٢٤١٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الزبير بن العوام، ٥/ ٦٤٦، الرقم: ٣٧٤٣، و قال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٦٠، الرقم: ٨٢١٣، و في فضائل الصحابة، ١/ ٣٣، الرقم: ١٠٩، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الزبير، ١/ ٤٥، الرقم: ١٢٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٦٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٤٢، الرقم: ٦٩٨٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٧، الرقم: ٣٢١٦٢۔

(کے الفاظ) کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٣٩٩ / ٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ: يَا سَعْدُ، ارْمِ فِدَاکَ أَبِي وَ أُمِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین محترمین (کے الفاظ) کو جمع فرمایا ہو، پس غزوۂ اُحد کے دن میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے سعد! تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠٠ / ٤۔ عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا، ٤ / ١٤٩٠، الرقم: ٣٨٣٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ٤ / ١٨٧٦، الرقم: ٢٤١١، والترمذی في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في فداك أبي و أبي، ٥ / ١٣٠، الرقم: ٢٨٢٩، و قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح۔ و في كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ٣٧٥٥، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ١ / ٤٧، الرقم: ١٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٥٧، الرقم: ١٠٠٢١، و أحمد بن حنبل في المسند ١ / ١٢٤، و في فضائل الصحابة، ٢ / ٧٥٢، الرقم: ١٣١٤۔

الحديث رقم٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ←

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عربوں میں سے سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) تیر اندازی کی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/ ۴۰۱۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ، وَ أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

------- مناقب سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ۱۳۶۴/۳، الرقم: ۳۵۲۲، و في كتاب: الرقاق، باب: كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وآله وسلم و أصحابه، ۲۳۷۱/۵، الرقم: ۶۰۸۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ۲۲۷۷/۴، الرقم: ۲۹۶۶، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في معيشة أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ۵۸۲/۴، الرقم: ۲۳۶۶، وقال: هذا حديث حسن صحيح، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ۴۷/۱، الرقم: ۱۳۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۶۱/۵، الرقم: ۸۲۱۸، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱۸۱/۱، ۱۸۶، الرقم: ۱۵۵۶، ۱۶۱۸۔

الحديث رقم۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: قصة أهل نجران، ۱۵۹۲/۴، الرقم: ۴۱۲۱، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه، ۱۸۸۱/۴، الرقم: ۲۴۱۹، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب معاذ بن جبل و زيد بن ثابت و أبي بن كعب و أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه، ۶۶۴/۵، ۶۶۷، الرقم: ۳۷۹۰، ۳۷۹۶، و قال: هذا حديث حسن صحيح، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه، ۴۹/۱، الرقم: ۱۳۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۶۷/۵، الرقم: ۸۲۴۲، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۳/۳، الرقم: ۱۲۳۸۰، والشاشي في المسند، ۹۳/۲، الرقم: ۶۱۷، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۱۱۷/۲۔

فرمایا: ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور (میری) امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٤٠٢۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه فذكر الحديث في مقتله قَالَ: فَقَالُوْا: أُوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: اسْتَخْلِفْ. قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا وَ عُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَ طَلْحَةَ وَ سَعْدًا وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ...... الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''عمرو بن میمون رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه کو (زخمی حالت میں) دیکھا، پھر ان کے قتل کیے جانے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اپنے جانشین کے لیے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو امرِ خلافت کا زیادہ حقدار نہیں پاتا کیونکہ جب حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے پھر آپ رضی الله عنه نے (ان حضرات کے) نام لیے (وہ) حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی الله عنهم ہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٣/ ١٣٥٣-١٣٥٥، الرقم: ٣٤٩٧، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٥٠-٣٥٣، الرقم: ٦٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٥٠، و في الاعتقاد، ١/ ٣٦٥.

۴۰۳ / ۷۔ عَنْ قَيْسٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم يَومَ أُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَة.

’’حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر سے وار روکا تھا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۴۰۴ / ۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إذهمت طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما، ۴ / ۱۴۹۰، الرقم: ۳۸۳۶، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل طلحة بن عبيد الله رضی الله عنه، ۱ / ۴۶، الرقم: ۱۲۸، و الخلال في السنة، ۲ / ۴۶۹، الرقم: ۷۳۸، إسناده صحيح، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲ / ۷۴۵، الرقم: ۱۲۹۲۔

الحديث رقم۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير رضی الله عنهما، ۴ / ۱۸۸۰، الرقم: ۲۴۱۷، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ۵ / ۶۲۴، الرقم: ۳۶۹۶، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵ / ۴۴۱، الرقم: ۶۹۸۳، و النسائی في السنن الكبرى، ۵ / ۵۹، الرقم: ۸۲۰۷، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۴۱۹، الرقم: ۹۴۲۰، وابن أبی عاصم فی السنة، ۲ / ۶۲۱، الرقم: ۱۴۴۱۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔“ اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٠٥ / ٩۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ سَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَ سَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ.

”حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور عبد الرحمن بن عوف جنتی ہے اور سعد جنتی ہے اور سعید جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور امام ابن ماجہ نے بھی اسے سعید بن زید سے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه، ٥ / ٦٤٧، الرقم: ٣٧٤٧ و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل العشرة رضي الله عنهم، ١ / ٤٨، الرقم: ١٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٥٦، الرقم: ٨١٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٩٣، الرقم: ١٦٧٥، و في فضائل الصحابة، ١ / ٢٢٩، الرقم: ٢٧٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، و أبو يعلى في المسند، ٢ / ١٤٧، الرقم: ٨٣٥، و خيثمة بن سليمان من حديث خيثمة، ١ / ٩٣، ٩٥.

٤٠٦ / ١٠. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَ طَلْحَةُ، وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَ أَبُو عُبَيْدَةَ، وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنهم، قَالَ: فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَ سَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُونِي بِاللهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هُوَ أَصَحُّ.

’’حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، (اور وہ یہ ہیں) ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور عثمان، اور علی، اور زبیر، اور طلحہ، اور عبدالرحمٰن، اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہم) جنتی ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا: ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے، (دسواں) ابو اعور جنتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، حاکم، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث اصح (صحیح ترین) ہے۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه، ٥ / ٦٤٨، الرقم: ٣٧٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٥٦، الرقم: ٨١٩٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٨٨، الرقم: ١٦٣١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٤٩٨، الرقم: ٥٨٥٨، والشاشي في المسند، ١ / ٢٤٧، الرقم: ٢١٠، والطيالسي في المسند، ١ / ٣٢، الرقم: ٢٣٦، والبيهقي في الاعتقاد، ١ / ٣٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣ / ١٠٢، الرقم: ٩٠٣.

٤٠٧/ ١١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوْبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيٌّ. وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابو بکر ہے، احکامِ الٰہی میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے، شرم و حیاء میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والا معاذ بن جبل ہے، علم الفرائض کا سب سے زیادہ جاننے والا زید بن ثابت ہے اور سب سے اچھا قاری ابی بن کعب ہے اور ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم، ٥/ ٦٦٤–٦٦٥، الرقم: ٣٧٩٠–٣٧٩١، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل خباب رضي الله عنه، ١/ ٥٥، الرقم: ١٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٦٧، ٧٨، الرقم: ٨٢٤٢، ٨٢٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٨١، الرقم: ١٤٠٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٧٧، الرقم: ٥٧٨٤، وأبو يعلى في المسند، ١٠/ ١٤١، الرقم: ٥٧٦٣، والطبراني في المعجم الصغير، ١/ ٣٣٥، الرقم: ٥٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٢١٠، الرقم: ١١٩٦٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨٢، الرقم: ١٢٤٢۔

ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور امام حاکم کہتے ہیں اس کی اِسناد صحیح ہیں۔

٤٠٨ / ١٢۔ عَنِ الزُّبَيْرِ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعَدَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت زبیر رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جنگ احد کے روز حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم پر دو زرہیں تھیں، آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے چٹان پر چڑھنا چاہا لیکن نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم حضرت طلحہ رضی الله عنه کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے، راوی

الحديث رقم ١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله، ٥ / ٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٦٥، الرقم: ١٤١٧، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٣٦، الرقم: ٦٩٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٦، الرقم: ٣٢١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٣٢٨، ٤٢١، الرقم: ٤٣١٢، ٥٦٠٢ – ٥٦٢٣، والشاشي في المسند، ١ / ٩٤، الرقم: ٣١، وأبو يعلى في المسند، ٢ / ٣٣، الرقم: ٦٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ١٢٨٧٨، ٩ / ٤٦، والبزار في المسند، ٣ / ١٨٨، الرقم: ٩٧٢، وابن المبارك في الجهاد، ١ / ٨٠، الرقم: ٩٣.

بیان کرتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٠٩/ ١٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيْدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

و في رواية: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما: قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ، فَقَالَ: هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله ﷺ، ٥/ ٦٤٤، الرقم: ٣٧٣٩–٣٧٤٠، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل طلحة بن عبيد الله ﷺ، ١/ ٤٦، الرقم: ١٢٥–١٢٧، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٢٤، الرقم: ٥٦١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/ ١١٧، الرقم: ٢١٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦١٤، الرقم: ١٤٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/ ٣٥، الرقم: ٨٣٢، إسناده حسن، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٤٩، والخطيب في مشكاة المصابيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب العشرة ﷺ، الفصل: الثاني، ٢/ ٤٣٣، الرقم: ٦١٢٢.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے اسے چاہیے کہ طلحہ بن عبداللہ کو دیکھے۔

اور ایک روایت میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضي اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی نذر پوری کر چکے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤١٠ / ١٤۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دہن مبارک سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

الحديث رقم١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله، ٥/٦٤٤، الرقم: ٣٧٤١، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٠٩، الرقم: ٥٥٦٢، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٩٥، الرقم: ٥١٥، والبزار في المسند، ٣/٦٠، الرقم: ٨١٨، و عبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٥٦٠-٥٦٤، الرقم: ١٣٠٩، ١٣٢٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٥٣، الرقم: ٣٩٤٩.

٤١١/ ١٥۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ أَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ، وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صِدِّيْقٌ، رَحِمَ اللهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی، اور ہجرت کے وقت مجھے (اپنی اونٹنی پر) سوار کیا، اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے کہ وہ حق کہتا ہے اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو، حق بات نے اس کی یہ حالت کر دی ہے کہ اب اس کا کوئی دوست نہیں رہا، اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے کہ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے اے اللہ! علی جدھر رخ کرے حق کا رخ بھی ادھر ہی پھیر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤١٢/ ١٦۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ

الحديث رقم١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٥/ ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، والبزار في المسند، ٣/ ٥٢، الرقم: ٨٠٦، وأبو يعلى في المسند، ١/ ٤١٨، الرقم: ٥٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨١، الرقم: ١٢٤٦، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/ ٢٤٣، الرقم: ٨٧، والخطيب التبريزي في المشكاة، ٢/ ٤٣٥، الرقم: ٦١٣٤۔

الحديث رقم١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب سعد بن أبي وقاص ﷺ، ٥/ ٦٤٩، الرقم: ٣٧٥١، ←

اللهِ ﷺ: **اللَّهُمَّ، سَدِّدْ رَمْيَتَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ رَاشِدٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

وَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ: **اللَّهُمَّ، اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاکَ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس (سعد) کی تیر اندازی کو نشانے پر بٹھا اور اس کی دعا کو قبول فرما۔''

اس حدیث کو امام حاکم، اور بغوی، اور بزار، اور ابن ابی عاصم، اور ابن رشد نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جب سعد تجھ سے دعا مانگے تو اس کی دعا کو قبول فرما۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١٣/ ١٧۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ كَانَ فِي

والحاكم في المستدرك، ٣/ ٢٨، ٥٧٢، الرقم: ٤٣١٤، ٦١٢٢، والبغوي في شرح السنة، ١٤/ ١٢٤، الرقم: ٣٩٢٢، والبزار في المسند، ٤/ ٥٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦١٥، الرقم: ١٤٠٨، وابن راشد في الجامع، ١١/ ٢٣٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٢٣٥، الرقم: ٤٠٦٩، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/ ١٢٨، الرقم: ٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/ ٣٠٦، الرقم: ١٠٠٧، إسناده صحيح، والخطيب في المشكاة، ٢/ ٤٣٣، الرقم: ٦١٢٤-٦١٢٥.

الحديث رقم١٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/ ٢١١، الرقم: ٤٦٤٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٨، الرقم: ١٦٣١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٥٤، الرقم: ٦٩٩٣، ←

الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عليه السلام فَقَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رضي الله عنه فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنِّي سَمِعْتُهُ وَ هُوَ يَقُولُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْجَنَّةِ، وَ أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَو شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا (غلط انداز سے) تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دس آدمی جنتی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سب سے پہلے) جنتی ہیں اور ابو بکر جنتی ہیں، اور عمر جنتی ہیں، اور عثمان جنتی ہیں، اور علی جنتی ہیں، اور طلحہ جنتی ہیں، اور زبیر بن عوام جنتی ہیں، اور سعد بن مالک جنتی ہیں، اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو یقیناً دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں پس لوگوں نے عرض کیا دسواں آدمی کون ہے؟ آپ خاموش رہے، راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے دوبارہ عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہے۔'' اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد اور ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

------- وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٣، والشاشي في المسند، ١/ ٢٣٥، الرقم: ١٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٣٣٩، الرقم: ٤٣٧٤.

١٨/٤١٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضي الله عنه عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارَ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے ہاں دیکھا، پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی چیز کا تذکرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: قریش کے دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور علی جنتی ہے، اور عثمان جنتی ہے، اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبدالرحمٰن جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید بن زید بن عمرو جنتی ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی اور بزار نے روایت کیا، اور امام طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

١٩/٤١٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْوِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيْدِ بْنِ

الحديث رقم١٨: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٦٠، الرقم: ٨٢١٠، وفي فضائل الصحابة، ١٢٦٩، ١٢٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٥٠، الرقم: ٢٢٠١، وفي المعجم الصغير، ١/ ٥٩، الرقم: ٦٢، والحميدي في المسند، ١/ ٤٥، الرقم: ٨٤، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/ ٢١٥، الرقم: ٩٤.

الحديث رقم١٩: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٥٥، الرقم: ٨١٩٠، وفي فضائل الصحابة، ١/ ٢٧، الرقم: ٨٧، وأحمد بن حنبل ←

زَيْدٍ فَقُلْتُ: أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ هَذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطَبَاءَ يَشْتُمُوْنَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا؟ أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّکَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قُلْتُ: وَمَنْ کَانَ عَلَى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَ أَبُوْبَکْرٍ، وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ. قُلْنَا: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن سہو بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن زید سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا تم اس ظالم شخص سے تعجب نہیں کرتے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے کے لئے خطباء مقرر کیے ہوئے ہیں، تو انہوں نے کہا: کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا ہے؟ میں نو افراد کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص (کے جنتی ہونے) کی بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں۔ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے تو وہ (مارے خوشی کے) تھرتھرانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حرا! ٹھہرا جا، پس تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے،

...... في المسند، ١/ ١٨٨، الرقم: ١٦٣٨، ١٦٤٤، ٥/ ٣٤٦، الرقم: ٢٢٩٨٦، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٠٩، الرقم: ٥٨٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/ ٣٤١، الرقم: ٢٩٠٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ١١٣، الرقم: ٨٢–٨٣، والنسائي في فضائل الصحابة، ١/ ١٧، ٢٧، ٣١، الرقم: ٥٢، ٨٧، ١٠١، وابن سعد في الطبقات، ٣/ ٣٨٣، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/ ٣٦، الرقم: ٢٣٤١، ٢٤٢٣.

میں نے عرض کیا: اور حرا پر کون کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور ابوبکر، اور عمر اور عثمان اور علی، اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف، اور سعد رضی اللہ عنہم تھے، ہم نے کہا: پس دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دسواں آدمی میں ہوں۔'' اس حدیث کو امام نسائی، احمد، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤١٦ / ٢٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ: إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اللَّهُمَّ، اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک میرے بعد جو تم پر شفقت اور مہربانی کرے گا یقیناً وہ سچا اور نیک آدمی ہو گا (اور ساتھ ہی یہ فرمایا:) اے اللہ! عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے چشمۂ سلسبیل سے سیراب فرما۔'' اس حدیث کو امام احمد، اور حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٣٠٢، الرقم: ٢٦٦٢٠١، ٢٦٦٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٣٥١، الرقم: ٥٣٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩ / ٥٦، الرقم: ٩١١٥، وفي المعجم الكبير، ٢٣ / ٣٧٨، الرقم: ٨٩٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٦١٥، الرقم: ١٤١٢، وفي كتاب الزهد، ١ / ١٩٨، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٧٢٩، الرقم: ١٢٤٩، وابن راهوية في المسند، ٣ / ١٠١١، الرقم: ١٧٥٥، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢ / ٩٠٧، الرقم: ٩٨٧، والخطيب التبريزي في المشكاة، ٢ / ٤٣٤، الرقم: ٦١٣١.

٤١٧/ ٢١۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ يُؤَمَّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَابَكْرٍ ﷺ تَجِدُوْهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الآخِرَةِ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ ﷺ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللهِ لَومَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا ﷺ وَلَا أُرَاكُم فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کس کو امیر بنایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ابو بکر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا طالب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار اور اللہ کی خاطر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نڈر پاؤ گے، اور اگر علی کو امیر بناؤ اور مجھے نہیں ایسا لگتا کہ تم اس کو امیر بنانے پر رضامند ہوں گے تو اس کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھی راہ پر چلائے گا۔'' اس حدیث کو امام احمد، اور عبداللہ بن احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٠٨، الرقم: ٨٥٩، وفي فضائل الصحابة، ١/ ٢٣١، الرقم: ٢٨٤، و عبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٥٤١، الرقم: ١٢٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ٨٦، الرقم: ٤٦٣، إسناده صحيح، والخطيب في المشكاة، ٢/ ٤٣٤، الرقم: ٦١٣٣۔